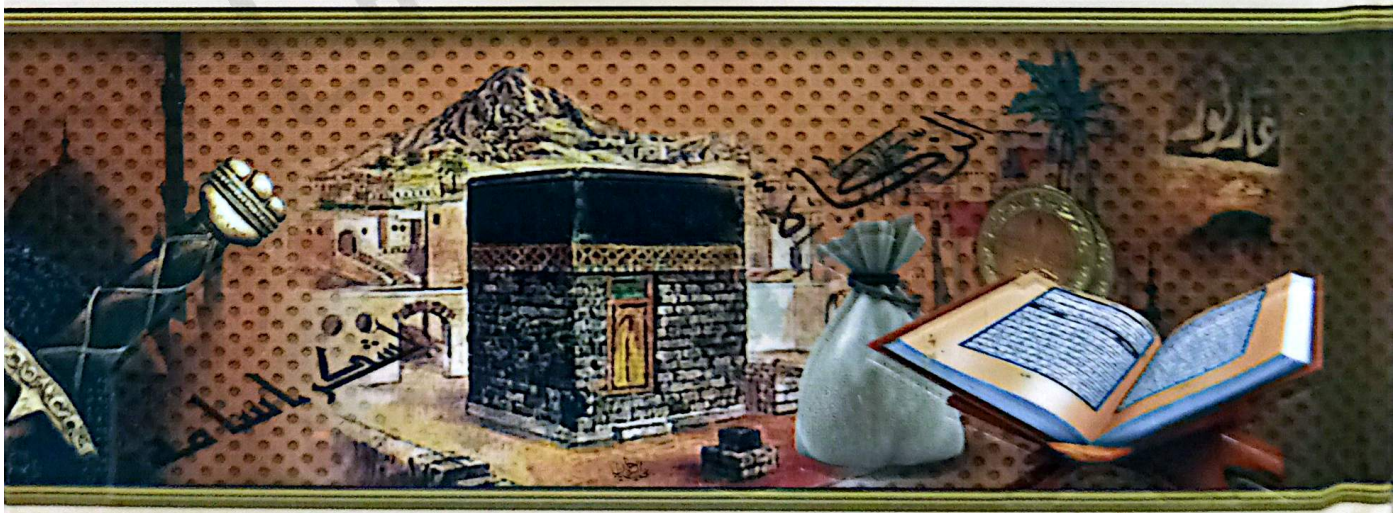
تاریخ الخلفاء الراشدین

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

شخصیت اور کارنامے

maktabahquddusia.com

MAKTABA AL-FURQAN



تالیف: ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی مترجم: شمیم احمد خلیل السلفی



maktabaqadausia.com

سلسلۃ تاریخ الخلفاء الراشدین ①

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

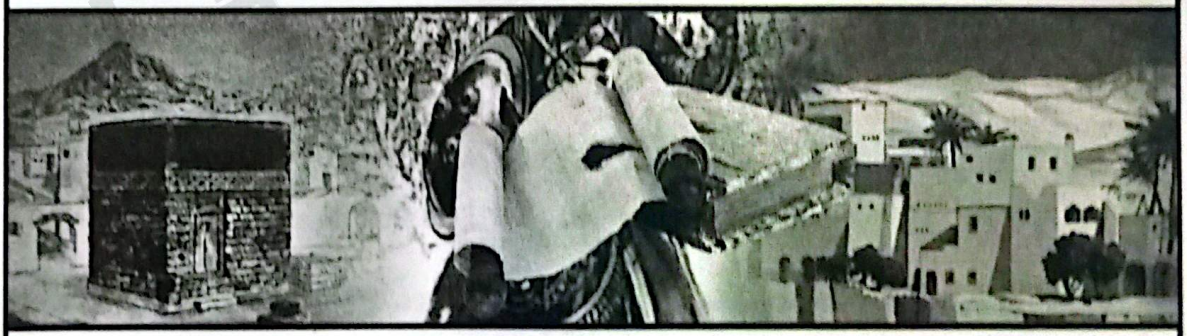
شخصیت اور کارنامے

تالیف

ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی

مترجم

فضیلۃ الشیخ شمیم احمد خلیل السلفی



MAKTABA AL-FURQAN

سول ڈسٹری بیوٹر : المکتبۃ السلفیۃ 4۔ شیش محل روڈ، لاہور

maktabaquddusia.com

فہرست مضامین

- عرض ناشر ---------- 17
- تقریظ ---------- 20
- مقدمہ از مؤلف ---------- 29

پہلی فصل :.....ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ میں

- (ا).....نام، نسب، کنیت، القاب، اوصاف، خاندان ---------- 43
  - دور جاہلیت کی زندگی ---------- 43
  - نام، نسب، کنیت، القاب ---------- 43
  - عتیق (آزاد)---------- 43
  - صدیق (سچائی کا پیکر) ---------- 44
  - صاحب (ساتھی)---------- 46
  - اتقی (بڑا متقی) ---------- 46
  - اوّاہ (نرم دل) ---------- 47
  - ولادت اور پیدائشی اوصاف ---------- 47
  - خاندان---------- 47

    والد ---------- 47

    والدہ ---------- 48
  - بیویاں---------- 48

    ا۔قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک ---------- 48

    ۲۔ام رومان بنت عامر بن عویمر رضی اللہ عنہا ---------- 49

    ۳۔اسماء بنت عمیس بن معبد بن حارث رضی اللہ عنہا---------- 49

    ۴۔حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رضی اللہ عنہا ---------- 50

maktabaquddusia.com

CamScanner

- اولاد ---- 50
  - ۱۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ---- 50
  - ۲۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ---- 50
  - ۳۔ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ---- 51
  - ۴۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ---- 51
  - ۵۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ---- 51
  - ۶۔ ام کلثوم بنت ابی بکر ---- 52
- جاہلی معاشرہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اخلاقی سرمایہ ---- 52
  - ۱۔ بنو ہاشم میں سے عباس بن عبدالمطلبؓ ---- 53
  - ۲۔ بنو امیہ میں سے ابوسفیان بن حربؓ ---- 53
  - ۳۔ بنو نوفل میں سے حارث بن عامر ---- 53
  - ۵۔ بنو عبدالدار میں سے عثمان بن طلحہ بن زمعہؓ ---- 53
  - ۶۔ بنو تیم میں سے ابوبکر صدیقؓ ---- 53
  - ۷۔ بنو مخزوم میں سے خالد بن ولیدؓ ---- 53
  - ۸۔ بنو عدی میں عمر بن خطابؓ ---- 53
  - ۹۔ بنو جمح میں سے صفوان بن امیہؓ ---- 53
  - ۱۰۔ بنو سہم میں سے حارث بن قیس ---- 53
- علم انساب ---- 54
- تجارت ---- 54
- اپنی قوم میں محبت والفت کا مرکز ---- 54
- جاہلیت میں بھی شراب نہیں پی ---- 55
- بت کو سجدہ نہیں کیا ---- 55

❖ (۲).....اسلام، دعوت، ابتلاء وآزمائش، پہلی ہجرت ---- 57

- اسلام ---- 57
- دعوت ---- 63
- ابتلاء وآزمائش ---- 65

maktabaqudusia.com

CamScanner

- نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت ---- 69
- اللہ کی راہ میں ستائے ہوئے لوگوں کی آزادی کے لیے مال خرچ کرنا ---- 71
- آپ کی پہلی ہجرت اور ابن الدغنہ کا موقف ---- 75
- دروس و عبر ---- 77
- بازار میں قبائل عرب کے سامنے دعوت ---- 80
- دروس وعبر ---- 82

❖ (۳).....رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت مدینہ ---- 85

- دروس وعبر ---- 91
- منصوبہ بندی اور اسباب کو اختیار کرنے میں رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبرؓ کی فقاہت ---- 95
- ہجرت نبوی کے وقت ---- 95
- عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا کردار ---- 96
- عائشہ واسماء رضی اللہ عنہما کا کردار ---- 96
- مسلمانوں کے راز کو چھپانے اور اس راہ میں تکلیف اٹھانے میں اسماء رضی اللہ عنہا کا کردار ---- 97
- گھر کے اندر امن واطمینان پیدا کرنے میں اسماء رضی اللہ عنہا کا کردار ---- 97
- ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا کردار ---- 98
- فن سیاہ گری میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ مہارت اور خوشی ومسرت سے رونا ---- 99
- روحانی قیادت اور نفوس کے ساتھ تعامل کا فن ---- 100
- آغاز ہجرت میں مدینہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیمار پڑ جانا ---- 102

❖ (۴).....صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میدان جہاد میں ---- 105

- ابوبکر رضی اللہ عنہ میدان بدر میں ---- 106

۱۔ جنگی مشورہ ---- 106

۲۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فراہمی اطلاعات میں آپ کا کردار ---- 106

۳۔ مرکز قیادت (سائبان) میں نبی کریم ﷺ کی حفاظت میں ---- 107

۴۔ فتح ونصرت کی بشارت اور رسول اللہ ﷺ کے پہلو بہ پہلو قتال ---- 107

۵۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور جنگی قیدی ---- 109

- میدان احد اور حمراء الاسد میں ---- 112

maktabaqaddusia.com

CamScanner

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء: ۱)

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

(الاحزاب: ۷۰-۷۱)

اما بعد!

الٰہی تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے، جیسا کہ تیرے جلال وعظمت کے شایان شان ہے۔ تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے، یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے خوش اور راضی ہونے کے بعد بھی ہم تیری حمد وثناء میں لگے رہیں گے۔

عہد طفولیت ہی سے مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت کے ساتھ شغف تھا۔ آپ کی دلکش عطر بیز سیرت کو پڑھنے اور سننے کا مجھے بڑا شوق تھا۔ اسی کیفیت میں شب وروز گزرتے رہے اور وہ سنہری موقع آیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف بخشا، جامعہ میں تاریخ اسلامی کے تحت خلفائے راشدین کی تاریخ مقرر تھی، استاد نے اس سلسلہ میں شیخ محمود شاکر کی التاریخ الاسلامی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ اور ابن اثیر کی الکامل کے مطالعہ کا مطالبہ کیا، اللہ رب العالمین کی توفیق کے بعد استاد کی اس رہنمائی کا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور آپ کے دور کی حقیقت کو سمجھنے میں بڑا موثر رول رہا۔

''میری راہ اور مقصد کے سامنے خوف حائل ہوا لیکن میں کسی اضطراب کے بغیر اپنے مشن میں لگا رہا۔''

مَا كنتُ من نَفسِی علی خَورٍ

أو كنتُ من ربّی علی رَيْبِ

''میں اپنے نفس کے سلسلہ میں پستی کا شکار نہ ہوا اور نہ اپنے رب سے ناامید ہو کر شک کا شکار ہوا۔''

ما فی المنايا ما أُحاذِرُهُ

اللهُ مِلءُ القصد والارب

''موت سے مجھے کوئی خوف نہیں، اللہ تعالیٰ مقصد وضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔''

یقیناً خلفائے راشدین کا دور دروس وعبر سے پر ہے، جو کتابوں اور مراجع کے اندر بکھرے ہوئے ہیں، خواہ وہ تاریخی ہوں یا حدیثی، فقہی ہوں یا ادبی اور تفسیری، ہمیں اس کی جمع وترتیب اور توثیق وتحلیل کی شدید ضرورت ہے کیونکہ خلافت کی تاریخ کو اگر اچھے انداز میں پیش کیا جائے تو اس سے روحوں کو غذا ملتی ہے، نفوس کی تہذیب ہوتی ہے، عقل کو روشنی ملتی ہے، ہمتیں بڑھتی ہیں، درس وعبرت حاصل ہوتی ہے، فکر میں پختگی پیدا ہوتی ہے، اس سے ہم منہاج نبوت پر نئی مسلم نسل کی تربیت میں استفادہ کر سکتے ہیں اور ان نفوس کی زندگی اور دور کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں جن کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (التوبة: ١٠٠)

''اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔''

اور ارشاد ربانی ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الفتح: ٢٩)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم

افواہوں کو پھیلانے اور خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنے اور فتنے گھڑنے میں لگ گئے۔ عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کے کارندوں نے فتنہ کی آگ بھڑکانے میں اہم رول ادا کیا، جس کے نتیجے میں تیسرے خلیفہ راشد عثمان رضی اللہ عنہ کا مظلومانہ قتل ہوا اور اسی طرح واقعہ جمل میں جبکہ فریقین کے درمیان تمام غلط فہمیاں ختم ہو چکی تھیں اور مصالحت کی بات چل رہی تھی، ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکا دی۔ اس کے علاوہ دیگر نقل وحرکت اور سازشیں جن سے مقصود، اسلام اور اتباع اسلام کو تباہ و برباد کرنا تھا، مزید برآں اسلامی تاریخ کے اندر ضعیف وموضوع روایات کا اضافہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت داغ دار کرتی ہیں، جیسے واقعہ تحکیم کا افسانہ جس میں بعض صحابہ کو خدع ومکر اور جاہ وحشمت کی طلب سے متصف قرار دیا گیا تو بعض کو حماقت وغباوت اور کند ذہنی سے متصف کیا گیا۔ اس طرح کی روایات کے وضع کرنے سے مقصود نامحسوس انداز میں اسلام کو متہم قرار دینا اور اس کو ہدف ملامت بنانا تھا کیونکہ اسلام ہمیں صحابہ ہی کے ذریعہ سے ملا ہے لہٰذا ان کی ثقاہت وعدالت میں تشکیک لازمی طور پر اسلام کی صحت میں تشکیک ہے۔ ان موضوع ومن گھڑت روایات کا مستشرقین اور ہمارے ہم زبان ان کے مقلدین نے سہارا لیا اور اپنی پوری توجہ ان پر مرکوز کر دی اور اس کی بحث وکرید میں توسع سے کام لیا اور اس کو مال غنیمت سمجھتے ہوئے اس کو جمع کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کی کیونکہ اس سے اسلام اور صحابہ کرام کے سلسلہ میں طعن وتشنیع اور اتہام جیسے مقاصد میں مدد ملتی ہے۔ ❶

اعدائے اسلام نے ہماری تاریخ کو اپنے منحرف مناہج کے موافق ڈھال کر پیش کیا اور بعض مسلم مورخین ان درآمد شدہ مناہج سے بری طرح متاثر ہوئے اور پچھلی دہائیوں میں انہوں نے اعدائے امت مستشرقین، کمیونسٹوں اور روافض ویہود کی حرف بحرف ترجمانی کر ڈالی۔ کیونکہ اسلام کی روح وطبیعت کا ان کے پاس صحیح تصور نہیں تھا، حالانکہ اسلامی تاریخ پر قلم اٹھانے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ انسان کو اسلامی فکر کی حقیقت اور زندگی اور واقعات اور اشیاء کے سلسلہ میں اس کے نظریات کا بخوبی علم وادراک ہو اور پھر لوگ جن مبادی واصول پر قائم ہیں اس سے موازنہ کیا جائے اور روح وفکر اور نفوس وشخصیات کی تعمیر میں اس کی تاثیر کو سمجھا جائے..... اسلامی شخصیات کا مطالعہ خاص کر اس بات کا متقاضی ہے کہ اسلامی فکر کی تاثیر قبول کرنے کے سلسلہ میں اسلامی شخصیات کے مزاج کا مکمل ادراک ہو، کیونکہ ان تاثیرات کے قبول کرنے کا طریقہ انسان کے شعور وسلوک اور واقعات کے ساتھ تاثر کو ڈھالنے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اسلامی فکر کی حقیقت اور اسلامی شخصیات کے طریقہ اخذ وقبول کا ادراک صرف وہی مؤلف کر سکتا ہے جو اسلامی فکر پر ایمان رکھتا ہو اور دل کی گہرائیوں سے اس کو قبول کرتا ہو، تاکہ یہ ادراک اس کے ضمیر کی سچی آواز ہو، صرف خالی ظاہری ذہنی اپج نہ ہو۔ ❷

---

❶ دیکھیے: شیخ صادق عرجون کی کتاب خالد بن الولید پر سید قطب کا مقدمہ، ص ۵۔

❷ دیکھیے: شیخ صادق عرجون کی کتاب خالد بن الولید پر سید قطب کا مقدمہ، ص ۵۔

سے ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل کا گذر ہوا، آپ نے اس سے کہا:

ذرا اس بے وقوف کو دیکھو کیا کر رہا ہے؟

اس نے کہا: یہ تم نے خود اپنے ساتھ کیا ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گذر گئے: اے میرے رب تو کتنا بڑا بردبار ہے، اے میرے رب تو کتنا بڑا بردبار ہے، اے میرے رب تو کتنا بڑا بردبار ہے۔ ❶

دروس و عبر:

اس واقعہ میں بہت سے دروس وعبر ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل قوم میں آپ کا انتہائی اونچا مقام تھا، لوگوں کی نگاہ میں بڑی عزت تھی، چنانچہ ابن الدغنہ یہ شہادت دینے پر مجبور ہوا کہ اے ابوبکر! آپ جیسا عظیم المرتبت انسان یہاں سے نہیں جا سکتا اور نہ اسے کوئی یہاں سے نکال سکتا ہے، آپ تو مجبوروں کی مدد کرتے ہیں، رشتہ داروں کا خیال رکھتے ہیں، دوسروں کا بوجھ یعنی قرض وغیرہ اپنے سر لے لیتے ہیں، مہمان نوازی اور ضیافت کرتے ہیں اور مصائب وآلام میں دوسروں سے تعاون کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محض اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اسلام قبول کیا تھا، آپ کے پیش نظر جاہ وحشمت کا حصول نہیں تھا، آپ کا مقصود صرف اللہ کی رضا کا حصول تھا، جس کی وجہ سے ابتلاء وآزمائش کا سامنا کرنا پڑا، آپ نے اللہ کی عبادت کی خاطر اہل وعیال، خاندان ووطن کو خیر باد کہنا چاہا، کیونکہ اپنے وطن میں آپ کو آزادی کے ساتھ عبادت الٰہی سے روک دیا گیا۔ ❷

دعوتی زندگی میں آپ کا زاد راہ قرآن کریم تھا، اس لیے اس کے حفظ وفہم اور فقہ وعمل کا آپ نے بھرپور اہتمام کیا۔ قرآن کے ساتھ اس اہتمام کی وجہ سے اپنی دعوت کی تبلیغ میں مہارت و جمال، اسلوب میں حسن، فکر میں گہرائی اور موضوع کو پیش کرنے میں عقلی تسلسل، سامعین کے احوال کی رعایت، برہان ودلیل میں قوت آپ کو حاصل تھی۔ ❸

قرآن کی تلاوت کے وقت آپ بے حد متاثر ہوتے اور روتے۔ اس سے آپ کے یقین کی پختگی اور اللہ تعالیٰ نیز اس کی آیات کی تلاوت کردہ معانی کے ساتھ پوری دلجمعی کا پتہ چلتا ہے۔ شدید حزن یا گہری خوشی کے ساتھ رونے سے قوت تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ حقیقی مومن ایک طرف صراط مستقیم کی طرف اللہ کی دی ہوئی ہدایت سے خوش ہوتا ہے تو دوسری طرف صراط مستقیم سے معمولی انحراف کا خوف بھی اس کو دامن گیر ہوتا ہے۔ اور جب

---

❶ البداية والنهاية: ۳/ ۹۵.

❷ استخلاف ابی بكر الصديق: ۱۳٤.

❸ تاريخ الدعوة الى الاسلام فى عهد الخلفاء الراشدين: ۸۸.